42573 ـ عیسائیوں کے عقیدہ فدا کے متعلق ایك عیسائی سے بات چیت

سوال

مسلمان اس انکار پر کیوں مصر ہیں کہ مسیح علیہ السلام ہماری خلاصی کروانے اور فدا ہو نے کے لیے آئے تھے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

نصاری کے ہاں عقیدہ فدا ایك اساس اور بنیادی عقیدہ کي حیثیت رکھتا ہے ان کا کہنا ہے کہ عیسی علیہ السلام کو سولی پر لٹکا دیا گيا، حتی کہ وہ سارے دین کي شرط ہی رکھتے ہیں کہ جب یہ عقیدہ صحیح نہ ہو، انگریز کارڈنل منیج اپنی کتاب " کہنوت الابدیۃ " میں کہتا ہے:

(اس حیرانگی والی بحث کي اہمت پوشیدہ نہیں ہے کیونکہ اگر واقعی حقیقتا مسیح علیہ السلام کی موت سولی پر نہیں ہوئی تو پھر چرچ کا عقیدہ اساسی طور پر ہی منہدم ہو جاتا ہے کیونکہ جب مسیح علیہ السلام کو موت سولی پر نہ آئی ہو نہ تو ذبیحہ اور نہ ہی نجات پائی جائے گی اور نہ ہی تثلیث کا عقیدہ باقی رہے گا..... تو پولس اور اس کے حواری اور سب چرچ یہ دعوی کرتے ہیں کہ جب مسیح علیہ السلام فوت نہیں ہوئے تو پھر قیامت بھی نہیں).

اور پولس کا یہ فیصلہ کہ (اگر مسیح علیہ السلام نہیں ہوئے تو پھر ہمارے یہ انجیل کے سارے درس اور وعظ کرنے باطل ہیں اور تمہارا یہ ایمان بھی باطل). دیکھیں: کورنثوس (1 / 14 ـ 15)

اور انہوں نے تثلیث میں جو خبط کر رکھا ہے اور اس کا جو مفہوم ہے اس کے مابین اور اس توحید کے مابین جس کا فیصلہ عہد قدیم نے کیا ہے کے مابین کس طرح موافقت قائم کریں گے.

اور اسی طرح سولی کے بارہ میں جو تفصیلات ہیں اس میں ان کی دیوانگی بھی اور عقیدہ فداء کےبارہ میں اسے وہ اصل اور اس کي علت شمار کرتے ہیں. اس کی تفصیل کے لیے بھی سوال نمبر (12615) کا جواب دیکھیں.

ہم کہتے ہیں کہ ہر اس شخص کو جو اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ وحی کے نور سے دور ہٹے گا اسے اس طرح کی لازم دیوانگی اور خبط لاحق ہو گا اور اسے عقیدہ فداء میں خبط لاحق ہو جائے گا .

تو کیا فداء ہونا ساری بشریت کے لیے خلاصی اور چھٹکارا ہے، جیسا کہ یوحنا کہتا ہے:

(نیك اور پاکباز یسوع مسیح علیہ السلام باپ کے ہاں سفارشی ہے اور وہ ہماری خطاؤں کا کفارہ ہے ہماری خطاؤں کا کفارہ ہی نہیں بلکہ سارے جہان كي خطاؤں کا بھی کفارہ ہے) دیکھیں: رسالۃ یوحنا الاولی (2 / 2)

یا یہ کہ وہ جو ایمان لائے اور اعتماد کرے اس کے ساتھ خاص ہے:

(جو ایمان لائے اور اعتماد کرے وہ چھٹکارا حاصل کرے گا اور جو ایمان نہیں رکھتا وہ پکڑا جائے گا) دیکھیں: مرقس (16 / 16).

مسیح علیہ السلام كي سیرت اور ان کے اقوال پر غور وفکر اور تدبر کرنے والا شخص پوری وضاحت اور روشنی کی طرح یہ دیکھے گا کہ مسیح علیہ السلام كي دعوت بنی اسرائیل کے لیے تھی اور اس نے اپنی دعوت و تبلیغ کے برسوں کے دوران اپنے شاگردوں کو بنی اسرائیل کے علاوہ كسي اور کو دعوت دینے سے منع کیا، تو اس بنا پر یہ ضروری اور واجب ہے کہ خلاصی اور چھٹکارا بھی انہیں کے ساتھ ہی خاص ہو، اور اس کنعانی عورت کے قصہ میں بھی ہم یہی دیکھتے ہیں جس نے انہیں یہ کہا تھا کہ :

(جناب اے ابن داود مجھ پر رحم کریں ، میری بیٹی بہت زیادہ مجنون اور پاگل ہے اور وہ ایك کلمہ بھی جواب نہیں دیتی، تو اس کے شاگرد اس كي طرف متوجہ ہوئے اور یہ کہتے ہوئے مطالبہ کرنے لگے: اس سے صرف نظر کریں کیونکہ یہ عورت ہمارے پیچھے چیختی پھرتی ہے تو انہوں نے جواب دیا: میں تو صرف بنی اسرائیل کے گمراہ لوگوں كي طرف بھیجا گیا ہوں، لھذا وہ عورت آئي اور اس کو سجدہ کرتے ہوئے کہنے لگی جناب میری مدد کریں تو اس نے جواب دیا اور کہا: یہ كوئي اچھی بات نہیں کہ بچوں کی روٹی لیکر کتوں کے سامنے پھینك دی جائے) دیکھیں: انجیل متی (15 / 22 ـ 26).

تو مسیح علیہ السلام نے اس کنعانی عورت كي بیٹی کو شفایابی سے نہیں نوازا حالانکہ وہ اس كي قدرت رکھتے تھے، تو پھر وہ سب بشریت كي خلاصی کس طرح کروائیں گے؟

اور کیا یہ خلاصی اور چھٹکارا صرف آدم علیہ السلام كي پہلی غطلی سے ہے یا کہ ہماری سب خطاؤں کے لیے عام ہے؟

بلاشبہ كوئي ایك بھی کسی دوسرے کا گناہ نہیں اٹھاتا، اور نہ ہی اپنے آپ کو كسي پر فدا کرتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا بھی ارشاد ہے :

كوئي بھی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اگر كوئي گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو، میں تو صرف انہی کو آگاہ کر سکتا ہوں غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں كي پابندی کرتے ہیں اور جو بھی پاك ہو جائے وہ

اپنے نفع کے لیے ہی پاك ہو گا اور اللہ تعالی ہی کی طرف لوٹنا ہے فاطر (18) .

اور تمہاری کتاب مقدس کی نصوص نے تو یہ مقرر کیا ہے کہ : (جو نفس غلطی اور خطا کرے گا وہی مرے گا بیٹا باپ گناہ میں سے کچھ بھی نہیں اٹھائے گا اور نہ ہی باپ بیٹے کا گناہ اٹھائے گا، نیك شخص كي نیکی اس پر ہے اور برے شخص كي برائی برے شخص پر ہی ہے) دیکھیں: حزقیال (18 / 20 ـ 21) .

لھذا کوئي موروثی غلطیاں اور خطائیں نہیں ہیں: (اگر میں نہ آیا ہوتا اور ان سے کلام نہ کی ہوتی تو ان پر کوئي خطا نہ ہوتی، لیکن اب ان کے لیے ان کي غلطیوں اور خطاؤں میں کوئی عذر نہیں ہے.. اگر میں نے ان کے سامنے وہ اعمال نہ کیے ہوتے جس طرح کے اعمال کسی نے بھی نہیں کیے تو ان کے لیے کوئي غلطی اور خطاء نہ ہوتی، لیکن اب انہوں نے دیکھ لیا ہے اور اس کے باوجود وہ مجھے ناراض کیا اور میرے والد کو بھی ناراض کیا ہے) یوحنا (15 / 22 ـ 24) .

اورجب وہاں کوئي غلطی اور خطا ہو چاہے وہ غلطی بندے نے کی ہو یا پھر وہ آدم علیہ السلام سے وارث بنا ہو یا اس کے علاوہ اپنے آباء اجداد میں سے (؟ !!) تو پھر یہ غلطی اور خطا توبہ سے کیوں نہ ختم ہوئی اور مٹی ؟ !

ایك توبہ کرنے والے سے آسمان والے اتنے خوش ہوتے ہیں جتنا کہ ایك چرواہا اپنے گمشدہ مینڈھے کے مل جانے پر ہو، اور ایك عورت اپنے گمشدہ درہم کے حاصل ہو جانے پر خوش ہو اور ایك باپ اپنے بھاگے ہوئے بیٹے کے گھر واپس آجانے پر خوش ہو .

(ایك خطاکار اور غلطی کرنے والے کي توبہ سے آسمان میں اسقدر خوشی ہوتی ہے جو ننانوے نیك اشخاص جنہیں توبہ کي ضرورت نہ ہو کی خوشی سے بھی زیادہ ہے) لوقا (15 / 1 ـ 31) .

اور پھر اللہ تعالی نے توبہ کرنے والوں کے ساتھ توبہ کي قبولیت کا وعدہ کر رکھا ہے:

(لھذا جب ایك شریر شخص اپنی کی ہوئی غلطیوں اور خطاؤں سے باز آجاتا اور رجوع کر لیتا اور میرے سارے فرائض پر عمل کرنا شروع کردیتا ہے اور حق اور عدل انصاف کرتا ہے تو وہ زندہ رہتا ہے مرتا نہیں، اس نے جو غلطیاں اور معصیت کی ہوتی ہیں وہ اس پر ذکر نہیں کی جاتیں، اس نے جو نیکیاں کي ہوتی ہیں وہ زندہ رہتی ہیں) حزقیال (18 / 21 ـ 23) اور دیکھیں: اشیا (55 / 7) .

بغیر توبہ اور اعمال صالحہ کیے نسب پر ہی بھروسہ کرنا فساد اور ہلاکت کی ایك قسم ہے ؛ کیونکہ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ " جس کے عمل نے اسے پیچھے رکھا اسے اس کا نسب تیز نہیں چلا سکتا" دیکھیں صحیح مسلم حدیث نمبر (2699) .

اور یوحنا معدان (یحي علیہ السلام) نے بھی تمہیں یہی سکھایا:

(اے سانپوں کی اولاد تمہیں آنے والے غضب سے بھاگنا کس نے سکھایا، تم ایسا پھل دو جو تمہاری توبہ پر دلیل بن سکے، اور تم اپنے آپ کو یہ نہ کہو کہ ہم ابراہیم علیہ السلام کي اولاد ہیں، میں تمہیں کہتا ہوں: بلاشبہ اللہ تعالی اس پر قادر ہے کہ وہ ان پتھروں سے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پیدا کردے؛ یہ درختوں کے تنوں پر کلہاڑا ہے، لھذا جس درخت کا بھی تنا کاٹ کر آگ میں پھینك دیا جائے وہ پھل نہیں دیتا) متی (3 / 7 ـ 11) .

بلاشبہ اور یقینا توبہ کرنے والے کے گناہوں کا بخشنا تو اللہ جل جلالہ رحم کرنے والے بر الرحیم کے ہي شایان شان ہے نہ کہ ذبح اور صلیب اور خون بہانے کے لائق کتاب مقدس تو یہی کہتی ہے:

(میں تو رحمت چاہتا ہوں نہ کہ ذبیحہ، کیونکہ میں اس لیے نہیں آیا کہ نیك لوگوں کو دعوت دوں بلکہ اس لیے آیا ہوں کہ خطا کاروں کو توبہ کی دعوت دوں) انجیل متی (9 / 13) .

اور اسی لیے پولس کہتا ہے کہ:

(ان کے لیے خوشخبری جن کے گناہ بخش دیے گئے اور ان کي غلطیوں پر پردہ ڈال دیا گیا، اس شخص کے لیے خوشخبری ہے رب جس کي غلطیاں شمار نہ کرے) رومیۃ (4 / 7 ـ 8) .

ہمارا اس پر ایمان ہے کہ اگر اللہ تعالی اپنے بعض بندوں ان کي خطاؤں اور غلطیوں کي توبہ کے لیے اپنے آپ کو قتل کرنے کا حکم دیں تو یہ ان پر کوئي زیادہ نہیں، اور نہ ہی اللہ سبحانہ وتعالی کي رحمت اور نیکی کے منافی ہے، بلکہ جب بنی اسرائیل نے اللہ تعالی کو عیاں اور واضح طور پر دیکھنے کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالی نے انہیں اس کا حکم دیا تھا، لیکن اس وقت کوئي کسي دوسرے کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ آدمی اپنے گناہوں کی پاداش میں قتل ہو گا نہ کہ کسی دوسرے کے گناہوں کی پاداش میں، اور یہ اس بوجھ اور طوق میں سے تھا جو اللہ تعالی نے اس مرحوم امت سے دور کیا .

اور موروثی گناہ کے نظریہ کو باطل کرنے کے لیے وہ نصوص بھی ہیں جن میں اس کا بیان ہے کہ ہر انسان اپنے اعمال کا مسئول ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا :

جس نے بھی اعمال صالحہ کیے وہ اس کے نفس کے لیے ہیں اور جس نے کوئي برائي کي اس کا وبال بھی اسی کے اوپر ہے، اور تیرا رب اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا فصلت (46) .

اور ایك مقام پر فرمان باری تعالی ہے:

ہر نفس اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے المدثر (38).

اور اسی طرح تمہاری کتاب مقدس میں بھی ہے کہ:

(تم کسی پر ظلم نہ کرو تا کہ تم پر بھی ظلم نہ کیا جائے، کیونکہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے، اور جیسا تولو گے ویسا ہی تمہارے لیے تولا جائے گا) متی (7 / 1 ـ 2).

(کیونکہ انسان اپنے باپ كي بزرگی میں فرشتوں کے ساتھ آئے گا اور اس وقت ہر ايك کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ دیا جائے گا) متی (16 / 27) .

اور مسیح علیہ السلام نے اعمال صالحہ اور نیکی كي اہمیت اجاگر کرتے ہوئے اپنے شاگرد کو کہا:

(ہر وہ شخص جو مجھے یارب یارب کہتا ہے وہ آسمان میں داخل ہونے والا نہیں ، بلکہ جو میرے باپ جو آسمان میں ہے کے ارادہ پر عمل کرے، بہت لوگ اس دن مجھے کہیں گے، یارب یارب، کیا ہم نے تیرے نام کے بیٹے نہیں بنے، اور تیرے نام سے شیطانوں کو نکالا، اور تیرے نام سے ہم نے بہت سی قوتیں بنائیں، تو اس وقت میں انہیں وضاحت کے ساتھ کہوں گا: میں تو تمہیں قطعا جانتا بھی نہیں، اے معصیت و نافرمانی کرنے والو مجھ سے دور ہو جاؤ) متی (7 / 20– 21) .

اور اس جیسا ہی قول ہے:

(انسان کا بیٹا اپنے فرشتوں کو بھیجے گا تو وہ اس کے آسمان میں سب پائے جانے والے سب جھوٹوں اور گناہ کرنے والوں کو جمع کر کے آگ کی گہرائی میں پھنك دینگے) متی (13 / 41–42).

تو اس فداء اورخلاصی کے متعلق تو اس نے انہیں کوئي بیان نہیں کیا جس کے ساتھ وہ اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کریں.

اور روز قیامت تو صرف اعمال صالحہ کرنے والے لوگ ہی کامیاب ہونگے اور نجات حاصل کرینگے، جبکہ برائی کرنے والوں کو جہنم كي طرف ہانکا جائے گا اور مسیح علیہ السلام انہیں کوئي چھٹکارا اور خلاصی نہیں دلائیں گے نہ ہی کوئي اور:

(ايك ایسا گھڑی آئے گی جس میں سب قبروں والے اس كي آواز سنیں گے لھذا جنہوں نے اعمال صالحہ کیے ہونگے وہ قیامت کی زندگی کی جانب اور جنہوں نے گناہ کیے ہونگے وہ ذلت و اہانت كي جانب اٹھ کھڑے ہونگے) یوحنا (5 / 28 ـ 29).

(جب انسان کا بیٹا اس كي بزرگی اور سب فرشتوں کے ساتھ آئے گا اور پاکباز لوگ اس کے ساتھ ہونگے تو وہ اپنی بزرگی والی کرسی پر بیٹھے گا اور پھر بائیں طرف والے لوگوں سے بھی کہے گا: اے لعنتیو جاؤ ہمیشہ کے لیے اس

آگ كي طرف چلے جاؤ جو شيطان اور اس كے حواريوں كے ليے تيار كی گئی ہے) متی (25 / 31 ـ 42) .

اور مسيح ان سے كہيں گے: (اے سانپوں ازدہوں كي اولاد تم جہنم كي ذلت سے كيسے بھاگو گے) متی (23 / 33) .

اور اڈولف ہرنگ كا ملاحظہ ہے كہ شاگردوں كے رسائل خلاصی اور چھٹكارا كے عقيدہ سے خالی ہيں بلكہ اس نے تو خلاصی اور چھٹكارا اعمال كے ساتھ قرار ديا ہے كہ اعمال ہونگے تو خلاصی ہوگی جيسا كہ رسالہ يعقوب ميں ہے:

(ميرے بھائيو! اگر كوئی يہ كہے كہ: اس كا ايمان تو ہے ليكن اس كے اعمال نہ ہوں تو كيا اس كا ايمان اسے خلاصی اور چھٹكارا دلانے پر قادر ہے؟ اگر اعمال نہ ہوں تو ايمان بھی ذاتی طور پر مردہ ہے.. ايمان اعمال كے بغير ميت اور مردہ ہے) يعقوب (2 / 14 ـ 20) اور (1 / 22 ـ 27)

اور پٹرس كہتا ہے: (ميرے خيال ميں اللہ تعالی حقيقت ميں كسی كو بھی كسی ايك پر فضيلت نہيں ديتا، لھذا جو كوئی بھی اس سے ڈرے چاہے وہ كسی بھی امت سے تعلق ركھتا ہو اور بھلائی اور خير كے كام كيے وہ اس كے ہاں مقبول ہے) اعمال الرسل (10 / 34 ـ 35).

مسيح عليہ السلام اور ان كے حواريوں كے اقوال ميں اس طرح كے اقوال بہت زيادہ ہيں.

اور سچ فرمايا ہے اللہ تعالی و عظيم نے:

اے لوگو! بلا شبہ ہم نے تمہيں نے ايك ہی مرد وعورت سے پيدا كيا ہے اور تمہارے كنبے اور قبيلے اس ليے بنا ديے كہ تم ايك دوسرے كو پہچانو، يقينا تم ميں سے اللہ تعالی كے ہاں سب سے باعزت وہ ہے جو سب سے زيادہ ڈرنے والا ہو، يقين جانو كہ اللہ تعالی دانا اور باخبر ہے الحجرات (13)

تعجب اس پر ہے كہ وہ پولس جس نے خود ناموس كي مخالفت كا اعلان كيا اور اعمال كے بے فائدہ ہونے كا اعلان كيا اور كہا كہ خلاصی اور چھٹكارا تو ايمان كے ساتھ ہو گا، اس نے ہی ذاتی طور پر اعمال صالحہ كي اہميت كو دوسرے مواقع پر اجاگر كيا ہے اس كا كہنا ہے:

(انسان جو كچھ كاشت كرتا ہے وہی كچھ كاٹے گا ... لھذا اعمال خير كرنے ميں سستی اور كاہلی سے كام نہ لے كيونكہ ہم اسے اس كے وقت ميں كاٹيں گے) غلاطية (6 / 7) .

اور اس كا يہ بھی كہنا ہے:

(ہر كوئي اپنے كام كے مطابق ہی اجرت حاصل كرے گا) كونثوس (1) 3 / 8) .

اس موضوع کے متعلق تفصیل دیکھنے کے لیے دیکھیں ڈاکٹر منذر السقار کي کتاب " هل افتدانا المیسح علی الصلیب .

اور اسی طرح، لھذا آپ کے سامنے اس تناقض کا کوئی حیلہ نہیں سوائے اس کے اپنی عقل اور سمجھ کو ختم کردو، اور اپنے آپ کو جھوٹی خواہشات کی بیماری لگا لو، جس طرح عقیدہ تثلیث اور توحید میں کیا گیا ہے، اور آپ کو اسی کي نصیحت G R سٹوٹ نے اپنی کتاب " المسیحیة الاصلیة " میں کرتے ہوئے کہا ہے:

(میں اس موضوع کو اس صریح اعتراف سے قبل شروع کرنے کي جسارت نہیں کرتا کہ اس کا بہت زیادہ حصہ تو مخفی اور پوشیدہ ہی رہے گا.... اور تعجب کي بات ہے کہ ہماری کمزورسی عقلیں اس کا ادراک کیوں نہیں کرسکتیں، ایك دن ایسا ضرور آئے گا جس میں حجاب اتار دیا جائے گا اور سب کچھ حل ہو جائے گا اور مسیح کو اس طرح دیکھو کے جس طرح وہ تھا !!

تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالی مسیح میں حلول کر گیا ہو، اس دوران کے مسیح ہماری وجہ سے غلطی کرے، یہ ایسی بات ہے جس کا میں جواب نہیں دے سکتا، لیکن اس کي اس نے یہ دونوں حقیقتیں ایك دوسرے کے ساتھ رکھی ہیں، اور میں اس فکر کو مکمل تسلیم کرتا ہوں جس طرح یہ قبول کیا ہے کہ یسوع ناصری وہ انسان اور الہ ایك ہی شخص میں ہے... اور اگرچہ ہم اس تناقض کو حل نہیں کر سکتے، یا اس راز کے رموز کو کھول نہیں سکتے، تو پھر یہ ضروری ہے کہ ہم اس حق کو اسی طرح قبول کریں جس طرح مسیح اور اس کے شاگردوں نے اعلان کیا ہے کہ اس نے ہمارے خطاؤں کو بھی اپنے ذمہ لے لیا ہے) دیکھیں: المسیحیة الاصلیة صفحہ نمبر (110 - 121) یہ سعود الخلف کي کتاب " الیھودیة و النصرانیة " سے نقل کیا گیا دیکھیں صفحہ نمبر (238) .

جی ہاں ہم اور تم بھی عنقریب مسیح علیہ السلام کو اسی طرح دیکھیں گے جس طرح وہ تھے؛ وہ اللہ کے مقرب بندوں میں سے ایك مقرب بندہ اور اس کے بھیجھے ہوئے انبیاء میں سے ہیں، اور اس دن جب حجاب اتر جائیں گے مسیح علیہ ہر اس شخص سے برات کا اظہار کریں گے جس نے بھی انہیں اللہ تعالی کے علاوہ الہ اور معبود بنا رکھا تھا، یا پھر ان کي طرف ایسی بات منسوب کي جو انہوں نے نہیں کہی تاکہ وہ اس وقت یہ جان لے کہ وہاں کو ئی بھید ہے اور نہ ہی پہیلی:

فرمان باری تعالی ہے:

{اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ اللہ تعالی فرمائے گا کہ اے عیسی بن مریم ! کیا تو نے ان لوگوں سے یہ کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی اللہ تعالی کے علاوہ معبود اور الہ بنا لو! عیسی علیہ السلام عرض کریں گے کہ میں تو تجھ کو منزہ سمجھتا ہوں ، مجھ کو کسی بھی طرح یہ زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھ کو کوئي حق نہیں، اگر میں نے کہا ہو گا تو تجھ کو اس کا علم ہو گا، تو تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا، تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے.

ميں نے تو ان سے اور كچھ نہيں كہا مگر صرف وہى جو تو نے مجھ سے كہنے كو فرمايا تھا كہ تم اللہ تعالى كي بندگى اختيار كرو جو ميرا بھى رب ہے اور تمہارا بھى رب ہے، ميں ان پر اس وقت تك گواہ رہا جب تك ميں ان ميں رہا، اور پھر جب تو نے مجھ كو اٹھا ليا تو تو ہى ان پر مطلع رہا، اور تو ہر چيز پر پورى خبر ركھتا ہے.

اگر تو ان كو سزا دے تو يہ تيرے بندے ہيں اور اگر تو ان كو معاف فرما دے تو تو زبردست ہے حكمت والا ہے.

اللہ تعالى ارشاد فرمائے گا كہ يہ وہ دن ہے كہ جو لوگ سچے تھے ان كا سچا ہونا ان كے كام آئے گا اور ان كو باغات مليں گے جن كے نيچے سے نہريں جارى ہونگى جن ميں وہ ہميشہ ہميشہ رہينگے، اللہ تعالى ان سے راضى اور وہ اللہ تعالى سے راضى اور خوش ہيں ، يہ بڑى كاميابى ہے.

اللہ تعالى ہى كي سلطنت آسمانوں اور زمينوں ميں ہے اور ان چيزوں كى جو ان ميں موجود ہيں اور وہ ہر چيز پر پورى قدرت ركھتا ہے} المائدۃ (116 ـ 120)

تو كيا وقت ختم ہو جانے سے قبل كوئى سوچ بچار اور تدبر ہے؟ اور كيا سيدھے اور صحيح كلمہ كي طرف رجوع كرسكتے ہو؟ اس وقت سے قبل جس ميں نہ تو كوئي حجاب ہو گا اور نہ كوئي ہير پھير:

فرمان بارى تعالى ہے:

آپ كہہ ديجئے كہ اے اہل كتاب ايسى انصاف والى بات كي طرف آؤ جو ہم اور تم ميں برابر ہے كہ ہم اللہ تعالى كے سوا كسى اور كى عبادت نہ كريں اور نہ اس كے ساتھ كسى كو شريك بنائيں، نہ تو اللہ تعالى كو چھوڑ كر آپس ميں ہى ايك دوسرے كو رب بنائيں، پس اگر وہ اعراض كرليں تو تم كہہ دو كہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہيں آل عمران (64).

واللہ اعلم .